آئیے عقیدہ سیکھئے

پروفیسر ڈاکٹر سید طالب الرحمٰن حفظہ اللہ

ناشر:
دار البیان
تحت اشراف:
المعہد الاسلامی للدراسات الاسلامیہ والعصریہ
اسلام آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

١٤٠٥

ⓒ سيد طالب الرحمن، ١٤٢٠هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

طالب الرحمن، السيد

هيا نتعلم العقيدة .- الرياض.

٩٢ ص ؛ ١٢×١٧ سم

ردمك : ٧ - ٦٦٧ - ٣٦ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١- العقيدة الإسلامية أ- العنوان

ديوي ٢٤٠ ٢٠/٣٩٤٢

رقم الإيداع : ٢٠/٣٩٤٢

ردمك : ٧ - ٦٦٧ - ٣٦ - ٩٩٦٠

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ حصّہ اوّل

۱۔ اللہ تعالیٰ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۵
۲۔ معبود ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۷
۳۔ شرک ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۹
۴۔ مشکل کشا ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۱
۵۔ حاجت روا ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۵
۶۔ مختار کل ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۷
۷۔ سمیع و بصیر ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۹
۹۔ موت و حیات کا مالک ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۲۰
۱۰۔ غیب دان ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۲۲
۱۱۔ خالق ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۲۴
۱۲۔ رازق ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۲۵
۱۳۔ مددگار ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۲۷
۱۴۔ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۲۹

۱۵۔ توحید ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۳۰

۱۶۔ سماع موتی ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۳۲

۱۷۔ علیم بذات الصدور ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۳۴

۱۸۔ استعاذۃ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۳۵

۱۹۔ استغاثہ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۳۷

۲۰۔ حجر و شجر سے تبرک حاصل کرنا ☆☆☆☆☆☆ ۳۹

۲۱۔ ذبح کرنا ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۴۰

۲۲۔ تخلیق کائنات ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۴۲

۲۳۔ شرک کا انجام ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۴۳

۲۴۔ محبت ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۴۵

۲۵۔ نفع و نقصان ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۴۶

۲۶۔ نذر و نیاز ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۴۸

۲۷۔ قیام، رکوع اور سجدہ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۵۰

۲۸۔ ارکان اسلام ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۵۱

”اللہ تعالی“

س۔ مسلمان بننے کے لئے کیا پڑھنا پڑتا ہے؟

ج۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

س۔ اسے کیا کہتے ہیں؟

ج۔ اسے کلمہ کہتے ہیں۔

س۔ کلمے کا کیا ترجمہ ہے؟

ج۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس (اللہ تعالی) کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

س۔ اللہ تعالی کون ہے؟

ج۔ اللہ تعالی وہ ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا جو ہمیں رزق دیتا ہے۔ جو تمام چیزوں کا مالک ہے۔ جو پوری کائنات کا خالق ہے۔ اللہ تعالی کی بے شمار صفات ہیں جن

سے اللہ تعالی کو پہچانا جاتا ہے۔

س۔ اللہ تعالی کو آپ نے کیسے پہچانا؟

ج۔ دن رات کا آنا جانا۔ سورج کا طلوع و غروب ہونا۔ سردیوں گرمیوں کا آنا جانا۔ ہواؤں کا چلنا۔ بارش کا برسنا ۔اس دنیا میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے انسان اللہ تعالی کو پہچان سکتا ہے۔

س۔ ایمان مجمل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ آمَنْتُ بِاللّٰهِ۔ کہ میں اللہ تعالی پر ایمان لایا۔

س۔ ایمان مفصل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ آمَنْتُ (۱) بِاللّٰهِ وَ(۲) مَلٰئِكَتِهٖ وَ(۳) كُتُبِهٖ وَ(۴) رُسُلِهٖ وَ(۵) الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ(۶) الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَ(۷) الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

میں ایمان لایا اللہ تعالی پر' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' آخرت کے دن پر۔۔ تقدیر اچھی

اور بری پر اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر۔

س۔ ایمان بالغیب کا کیا معنی ہے؟

ج۔ وہ چیزیں جن کو کوئی شخص دیکھ نہیں سکتا اللہ تعالی کے نبی ﷺ کے کہنے پر ان پر ایمان لانا ایمان بالغیب کہلا تا ہے۔

س۔ اِلٰہ کا معنی کیا ہے؟

ج۔ اِلٰہ اس کو کہتے ہیں جو معبود ہو۔

س۔ ہمارا اِلٰہ کون ہے؟

ج۔ ہمارا اِلٰہ اللہ تعالی ہے۔

"معبود"

س۔ معبود کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ جس کی عبادت کی جائے۔

س۔ عبادت کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ عبادت کرنے والے کو عابد کہتے ہیں۔

س۔ اللہ تعالی کے رسول عابد تھے یا معبود؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے رسول عابد تھے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کی جا سکتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت شرک ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ انسان اپنی زبان' بدن' مال سے ایسے اعمال کرے جن سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

س۔ عبادت کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ عبادت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ قولی ۲۔ بدنی ۳۔ مالی

س۔ قولی عبادت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ انسان اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' اسے قولی عبادت کہتے ہیں۔

س۔ بدنی عبادت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ انسان اپنے جسم سے اللہ تعالی کی عبادت کرے۔ مثلاً نماز وغیرہ۔

س۔ مالی عبادت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ انسان اللہ تعالی کے راستے میں مال خرچ کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے۔ مثلاً۔ نذر و نیاز وغیرہ۔

س۔ نذر و نیاز کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے فرائض کے علاوہ نیک کاموں میں سے کوئی کام انسان اپنے اوپر لازم کر لے اسے نذر و نیاز کہتے ہیں۔

س۔ کیا نذر و نیاز اللہ تعالی کے علاوہ بھی کسی کی ہو سکتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کی نذر و نیاز حرام ہے اور یہ شرک ہے۔

"شرک"

س۔ شرک کسے کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی کی الوہیت، ربوبیت اور اسماء و صفات میں کسی کو شریک کرنا یا اللہ تعالی کی ذات، صفات، اور احکام میں کسی کو اللہ کا شریک سمجھنا شرک کہلاتا ہے۔

س۔ الوہیت میں شرک کے کیا معنی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو معبود برحق سمجھنا الوہیت میں شرک کہلاتا ہے۔

س۔ ربوبیت میں شرک کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو رب، خالق، مالک اور رازق وغیرہ سمجھنا ربوبیت میں شرک کہلاتا ہے۔

س۔ اسماء و صفات میں شرک کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور صفات علیا میں کسی غیر کو شریک کرنا اسماء و صفات میں شرک کہلاتا ہے۔

س۔ اللہ تعالی کی ذات میں شرک کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کی اولاد، والدین، رشتہ دار یا کسی کو اللہ

تعالیٰ کا جز بنانا ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی جو خاص صفات ہیں وہ صفات کسی اور میں بھی سمجھنا صفات میں شرک ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے احکام میں شرک کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کائنات میں کسی اور کا حکم چلانا ہر حکم اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع نہ کرنا اور اس کے خلاف حکم دینا احکام میں شرک کہلاتا ہے۔

س۔ شرک کی کیا سزا ہے؟

ج۔ شرک کرنے والا مشرک ہے مشرک پر جنت حرام ہے اور یہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور وہ ذلیل ہوگا اور بے یار و مددگار ہو جائے گا۔

”مشکل کشا“

س۔ مشکل کشا کون ہے؟

ج۔ اللہ تعالی مشکل کشا ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں ؟

ج۔ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی مشکل کشا نہیں۔

س۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو مشکل کشا سمجھنا کیسا ہے ؟

ج۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو مشکل کشا سمجھنا شرک ہے۔

س۔ مشکل کشا کا کیا مطلب ہے ؟

ج۔ مشکل کا معنی تکلیف اور کشا کا مطلب ہے دور کرنا یعنی تکالیف اور مشکلات کو دور کرنے والا اور ان کو حل کرنے والا۔

س۔ مخلوق میں سے نبی، صحابی یا ولی مخلوق کی مشکلیں حل کیوں نہیں کر سکتے ؟

ج۔ اس لئے کہ انبیاء، صحابہ اور اولیاء نفع و نقصان کے مالک نہیں وہ خود مشکلات اور مصیبتوں کا شکار ہوئے۔ وہ خود اپنی مشکل حل نہ کر سکے تو ہماری کیسے کریں گے۔

س۔ کیا قبر والے اولیاء مخلوق کی مشکلیں حل نہیں کر سکتے؟

ج۔ مشکلیں حل کرنا تو ایک طرف وہ تو ہماری مشکلات سن بھی نہیں سکتے۔

س۔ وہ مخلوق کی مشکلات کیسے نہیں سن سکتے؟

ج۔ مخلوق میں سے زیادہ تعداد حیوانات کی ہے۔

ا۔ اولیاء ان کی زبان سے واقف نہیں تو انکی مشکلات کیسے سنیں گے؟

۲۔ قبر والے گونگوں کی مشکلات کو کیسے سن سکتے ہیں؟ جب کہ وہ بول کر نہیں بتلا سکتے۔

س۔ کیا قبر والے عام انسانوں کی مشکلات سن سکتے ہیں؟

ج۔ قبر والے عام انسانوں کی بات سننے کے بھی قابل نہیں۔

س۔ قبر والے عام انسانوں کی مشکلات کیسے نہیں سن سکتے؟

ج۔ اس لئے کہ وہ تو مردہ ہیں اور اگر کسی زندہ شخص

کو بھی قبر میں دفن کر دیا جائے تو اتنی مٹی کی وجہ سے وہ بھی آواز نہ سن سکے۔

س۔ کیا اللہ تعالی ان کو سنا نہیں سکتا؟

ج۔ اللہ تعالی چاہے تو پتھر کو بھی سنا سکتا ہے۔اور پھر بلوا سکتا ہے۔لہذا یہ نہیں کہا جائے گا کہ پتھر سنتا ہے اور بولتا ہے۔

س۔ تو کیا جو لوگ قبروں پر جا کر اپنی حاجات مردوں کو بتلاتے ہیں؟

ج۔ وہ بے وقوف ہیں وہ وہی کام کرتے ہیں جو مشرکین مکہ اپنے بتوں کے سامنے کرتے تھے اللہ تعالی ان کو ہدایت دے

س۔ لیکن ان کے کام تو ہو جاتے ہیں؟

ج۔ کام تو بتوں سے مانگنے والوں کے بھی ہو جاتے ہیں۔ دراصل کام اللہ تعالی ہی کرتا ہے۔کوئی حلال طریقے سے مانگے اسے حلال طریقے سے دیتا ہے اور جو حرام طریقے سے

مانگے اسے حرام طریقے سے دیتا ہے۔

س۔ حلال اور حرام طریقہ کیا ہے؟

ج۔ اللہ تعالی سے مانگنا حلال طریقہ ہے اور قبر والوں سے مانگنا حرام طریقہ ہے۔

”حاجت روا“

س۔ حاجت روا کا کیا معنی ہے؟

ج۔ حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا۔

س۔ حاجت روا کون ہے؟

ج۔ حاجت روا صرف اللہ تعالی ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی کے علاوہ بھی کوئی حاجت روا ہے؟

ج۔ نہیں۔ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی حاجت روا نہیں ہے۔

س۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو حاجت روا سمجھے

ج۔ یہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہے اور وہ مشرک ہے۔

س۔ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور حاجت روائی کیوں نہیں کر

سکتا؟

ج۔اس لئے کہ اس کے پاس اللہ تعالی کے خزانوں میں سے کچھ بھی نہیں۔اولاد اللہ تعالی ہی دے سکتا ہے۔کاروبار میں نفع اسی کے قبضہ میں ہے۔غرض ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

س۔انبیاء اولاد کس سے مانگتے رہے؟

ج۔انبیاء اللہ تعالی سے ہی اولاد مانگتے رہے۔

س۔کیا قبر والے اولاد نہیں دے سکتے؟

ج۔قبر والے اولیاء اپنی زندگی میں کسی کو اولاد دینے کے قابل نہیں تھے مرنے کے بعد کیسے دیں گے؟

س۔حیوانات کس کی قبر پر جا کر اولاد مانگتے ہیں۔ان کو کون دیتا ہے؟

ج۔حیوانات کسی قبر پر نہیں جاتے ان کو بھی اللہ تعالی ہی دیتا ہے۔

س۔ بعض لوگوں کی قبر پر نذر ماننے کے بعد اولاد پیدا ہوتی ہے؟

ج۔ مشرکین وکفار بھی یہی کہتے ہیں کہ بتوں کا نذرانہ دینے سے اولاد ملتی ہے۔ قبر والے سے مانگو یا بت سے مانگو دیتا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

س۔ کیا انبیاء اور اولیاء بھی حاجت روا نہیں؟

ج۔ حاجت روائی صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں نہ انبیاء شریک بن سکتے ہیں اور نہ اولیاء۔

”مختار کل“

س۔ مختار کل کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ جس کے پاس ہر چیز کا اختیار ہو۔ اسے مختار کل کہتے ہیں۔

س۔ ہر چیز کا اختیار کس کے پاس ہے؟

ج۔ ہر چیز کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

س۔ کیا نبی اکرم ﷺ بھی مختار کل نہیں؟

ج۔ نہیں۔ نبی اکرم ﷺ بھی مختار کل نہیں ہیں۔ اگر آپ ﷺ مختار کل ہوتے تو تمام لوگوں کو مسلمان نہ بنا لیتے خاص کر اپنے چچا ابو طالب کو۔

س۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالی کے رسول ﷺ جو چاہیں کر سکتے تھے۔

ج۔ اگر ایسا ہی ہے تو جنگ احد میں ۷۰ صحابہؓ بشمول سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کیوں شہید ہوئے؟ اور مسلمانوں کو اتنا بڑا خسارہ کیوں برداشت کرنا پڑا؟ کیا اللہ تعالی کے رسول ﷺ ایسا چاہتے تھے۔

س۔ اگر انبیاء اور اولیاء مختار کل نہیں تو ہم اور ان میں کیا فرق ہے؟

ج۔ ہم اور وہ انسان ہیں وہ بھی اور ہم بھی اللہ تعالی کی صفات میں شریک نہیں ہو سکتے انبیاء کائنات میں سب سے

برگزیدہ اور افضل ہوتے ہیں۔اسی طرح اولیاء کا بھی عام انسانوں سے اونچا مقام ہوتا ہے۔

”سمیع و بصیر“

س۔ سمیع و بصیر کا کیا معنی ہے؟

ج۔ سمیع کا معنی سننے والا اور بصیر کا معنی دیکھنے والا ہے۔

س۔ سمیع و بصیر کون ہے؟

ج۔ سمیع و بصیر اللہ تعالی کی ذات ہے۔

س۔ہم بھی تو سنتے اور دیکھتے ہیں؟

ج۔ ہمارے سننے‘ دیکھنے اور اللہ تعالی کے سننے‘ دیکھنے میں فرق ہے۔

س۔ وہ کیسا فرق ہے؟

ج۔ مثلاً ہم صرف قریب سے سن اور دیکھ سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالی آسمان پر سے زمین والوں کو دیکھتا اور ان کی باتوں کو سنتا ہے اسی طرح مخلوق کی سماعت و بصارت میں اور خالق

کی سماعت وبصارت میں بڑا فرق ہے۔

س۔اگر کوئی یہ سمجھے کہ میرا پیر دور دراز علاقے میں بیٹھا میری ہر بات کو سنتا اور میری ہر حرکت کو دیکھتا ہے۔

ج۔ایسا سمجھنا شرک ہے۔یہ صرف اللہ تعالی کی صفت ہے۔

س۔کیا اولیاء اور انبیاء بھی دور دراز کی بات سن اور دیکھ نہیں سکتے؟

ج۔اولیاء اور انبیاء بھی دور دراز کی بات نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی دیکھ سکتے ہیں اس لئے کہ ان کی سماعت اور بصارت محدود ہے۔

''موت وحیات کا مالک''

س۔زندگی اور موت کا کون مالک ہے؟

ج۔اللہ تعالی زندگی اور موت کا مالک ہے۔

س۔موت کے مالک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔اللہ تعالی جب چاہے کسی کو موت دیدے۔

س۔ حیات (زندگی) کے مالک ہونے کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی جب چاہے کسی کو زندہ کر دے۔

س۔ موت کب آتی ہے؟

ج۔ موت کا وقت اللہ تعالی نے مقرر کر رکھا ہے موت اس وقت سے نہ پہلے آسکتی ہے نہ بعد میں۔

س۔ سنا ہے پیر کی قبر پر اُگے ہوئے درخت کی ٹہنی توڑنے سے پیر اس ٹہنی توڑنے والے کو مار دیتا ہے؟

ج۔ پیر تو خود مرا ہوا ہے وہ اسے کیسے مار سکتا ہے؟ ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

س۔ سنا ہے اولیاء مردہ کو زندہ بھی کر سکتے ہیں؟

ج۔ اگر ایسا ہے تو وہ اپنے باپ دادا اور دوسرے رشتہ داروں کو زندہ کیوں نہیں کر لیتے یہ سب کہانیاں بنائی گئی ہیں حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

س۔ کیا کسی کو موت کا وقت معلوم ہے؟

ج۔ موت کا وقت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ کسی آدمی کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کب اور کس سرزمین پر مرے گا۔

س۔ کیا ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

ج۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا اور حساب کتاب لے گا۔

س۔ کیا اولیاء اور انبیاء بھی موت وحیات کے مالک نہیں؟

ج۔ اولیاء اور انبیاء بھی موت وحیات کے مالک نہیں۔

”غیب دان“

س۔ غیب دان کا کیا معنی ہے؟

ج۔ چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا۔

س۔ غیب دان کون ہے؟

ج۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی غیب دان ہے۔

س۔ کیا نبی بھی غیب نہیں جانتے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو بھی غیب کا علم نہیں حتیٰ

کہ مقرب فرشتوں کو بھی غیب کا علم نہیں۔

س۔ غیب کی کنجیاں کونسی ہیں جن کو اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا؟

ج۔ قیامت کب بپا ہوگی' بارش کا برسنا' ماؤں کے رحموں میں کیا ہے؟ کوئی کل کیا کرے گا اور کس سرزمین پر مرے گا؟

س۔ جو شخص یہ دعوی کرے کہ اولیاء غیب جانتے ہیں۔

ج۔ وہ شرک میں مبتلا ہے۔

س۔ کیا جن اور نجومی بھی غیب نہیں جانتے؟

ج۔ جن اور نجومی بھی غیب کا علم نہیں جانتے۔

س۔ نجومیوں سے حالات معلوم کرنا کیسا ہے؟

ج۔ ان سے حالات پوچھنا کفر ہے۔

س۔ کیا انبیاء کو بھی کچھ معلوم نہیں ہوتا؟

ج۔ انبیاء کو بھی جس چیز کا علم اللہ تعالی دے اس کا علم ہو

جاتا ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالی نہ بتلائے اس کا علم نہیں ہوتا۔

س۔ اور جو یہ کہے کہ اولیاء کے تو چودہ (14) طبق روشن ہوتے ہیں۔ اور انہیں ہر چیز کا علم ہوتا ہے۔

ج۔ یہ ایک لغو قول ہے جو جاہلوں میں مشہور ہے۔ کسی کے پاس غیب کا علم نہیں۔

''خالق''

س۔ خالق کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ پیدا کرنے والا۔

س۔ ہمیں اور باقی کائنات کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

ج۔ صرف اللہ تعالی۔

س۔ کیا زندہ اولیاء اور قبروں والے بھی انسانوں کے خالق ہو سکتے ہیں؟

ج۔ یہ انسانوں کے خالق کیا ہوں گے یہ تو سب اکٹھے ہو کر

مکھی کا ایک پر بھی پیدا نہیں کر سکتے۔

س۔جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ قبر والے اولیاء اولاد دیتے ہیں۔

ج۔ایسا شخص شرک میں مبتلا ہے۔

س۔قبروں پر جاکر ان سے اولاد مانگنا کیسا ہے؟

ج۔شرک ہے۔

س۔کیا اولیاء اور انبیاء اپنے گھر والوں کو بھی اولاد نہیں دے سکتے؟

ج۔اولیاء اور انبیاء خود اپنے بھی خالق نہیں۔اللہ تعالی ہی نے انہیں پیدا کیا اور وہ بھی اپنے گھر والوں کو اولاد نہیں دے سکتے۔

س۔کیا کائنات میں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی کسی چیز کا خالق نہیں؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مٹی کے ذرے کا بھی خالق نہیں

"رازق"

س۔ رازق کا کیا مطلب ہے؟

ج۔رزق (روزی) دینے والا۔

س۔ہمارا رازق کون ہے؟

ج۔ ہمارا اور ساری کائنات کا رازق صرف اللہ تعالی ہے۔

س۔کیا صرف اللہ تعالی ہی رازق ہے؟ قبر والے رازق نہیں؟

ج۔ قبر والے فوت ہو چکے ہیں یہ مردے رازق کیسے بن سکتے ہیں۔ صرف اللہ تعالی ہی رازق ہے۔

س۔ بعض لوگ کاروبار میں ترقی کیلئے قبروں پر جا کر دعائیں کرتے ہیں۔

ج۔ایسا کرنا شرک ہے۔

س۔کاروبار میں ترقی اور تنزلی کس کے ہاتھ میں ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے وہ جس کا چاہے کاروبار وسیع

کر دے اور جس کا چاہے کاروبار تنگ کر دے۔

س۔ کاروبار میں ترقی کیسے ہوتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے۔

س۔ کیا تعویذ وغیرہ کرنے سے کاروبار نہیں چمکتا؟

ج۔ کاروبار صرف اللہ تعالیٰ ہی چمکاتا ہے۔ تعویذوں سے نہیں چمکتا۔

س۔ کیا اولیاء اپنا کاروبار بھی وسیع نہیں کر سکتے؟

ج۔ اولیاء ہوں یا انبیاء سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کا کاروبار چاہے وسیع کر دے جس کا چاہے تنگ کر دے۔

”مددگار“

س۔ مددگار کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ مدد کرنے والا۔

س۔ ہمارا مددگار کون ہے؟

ج۔ ہمارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی مددگار نہیں ہو سکتا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔

س۔ انبیاء اور اولیاء مصیبت کے وقت کس سے مدد مانگتے تھے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مددگار کیوں نہیں؟

ج۔ اس لئے کہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

س۔ کیا اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے؟

ج۔ اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت علی

رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ اپنی مدد نہ کر سکے۔ نبی ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔

"اللہ عرش پر ہے"

س۔ اللہ تعالی کہاں ہے؟

ج۔ اللہ تعالی عرش پر ہے۔

س۔ عرش کہاں ہے؟

ج۔ سات آسمانوں کے اوپر ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی ہر جگہ نہیں؟

ج۔ اللہ تعالی کی ذات ہر جگہ نہیں مگر اللہ تعالی کا علم ہر جگہ پر ہے۔

س۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی خود ہر جگہ پر ہے؟

ج۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر اللہ تعالی خود ہر جگہ پر ہو تو کیا ہماری چارپائیوں کے نیچے 'سنیما گھر اور (نعوذ باللہ) گندی جگہ پر بھی اللہ تعالی ہے؟

س۔ وہ کون سی نشانیاں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی آسمان پر ہے؟

ج۔ دعا مانگتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرتے ہیں۔ آسمان سے فرشتوں کا اترنا۔ نبی ﷺ کا معراج پر جانا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی نشانیاں ہیں۔

"توحید"

س۔ توحید کا کیا معنی ہے؟

ج۔ توحید کا معنی اللہ تعالی کو ایک ماننا، جاننا اور کہنا ہے۔

س۔ توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ توحید کی بڑی بڑی تین قسمیں ہیں۔

س۔ توحید کی قسمیں بتلائیں؟

ج۔ ۱۔ توحید الوہیت ۲۔ توحید ربوبیت ۳۔ توحید اسماء وصفات۔

س۔ توحید کو ماننے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

ج۔ توحید کو ماننے سے انسان جہنم میں جانے سے بچ جاتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

س۔ اللہ تعالی نے ہر امت میں انبیاء بھیجے ان کا پیغام کیا تھا؟

ج۔ انبیاء کا پیغام یہ تھا کہ اللہ تعالی کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔

س۔ طاغوت کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ ہر وہ ذات جس کو اللہ تعالی کا شریک ٹھہرایا جائے اور وہ اس پر راضی ہو طاغوت کہلاتی ہے۔

س۔ اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اللہ تعالی ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

س۔ بندوں کا اللہ تعالی پر کیا حق ہے؟

ج۔ بندوں کا اللہ تعالی پر یہ حق ہے کہ اللہ تعالی انہیں

عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

س۔ کسی شخص کا خون بہانا کب ناجائز ہوتا ہے؟

ج۔ جب وہ توحید و رسالت کا اقرار کرے۔ نماز پڑھے اور زکوۃ دے تو اسکا خون بہانا حرام ہو جاتا ہے۔

”سماع موتی“

س۔ سماع موتی کا کیا معنی ہے؟

ج۔ سماع کا معنی سننا اور موتی کا معنی مردے یعنی مردوں کا سننا۔

س۔ کیا مردے سنتے ہیں؟

ج۔ وہ مردہ ہی کیا ہوا جو سنتا ہو۔

س۔ لوگ تو کہتے ہیں مردے سنتے ہیں۔

ج۔ تو پھر سن کر جواب کیوں نہیں دیتے۔ حالانکہ مردے میں نہ سننے کی طاقت ہے نہ بولنے کی۔ اس کی یہ صلاحیت موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔

س۔ کیا اولیاء اور انبیاء بھی فوت ہو جانے کے بعد نہیں سنتے؟

ج۔ فوت ہو جانے کے بعد کوئی بھی نہیں سنتا۔

س۔ پھر ہم قبرستان جاکر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ (اے قبروں والو! تم پر اللہ تعالی کی سلامتی نازل ہو......) کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ وہ اس لئے نہیں کہتے کہ وہ سن رہے ہوتے ہیں بلکہ یہ دعا ہے کہ اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو۔ جو ہم مردوں کیلئے مانگتے ہیں۔

س۔ کیا مردہ دفن کرنے والوں کی جوتیوں کی آواز نہیں سنتا؟

ج۔ اللہ تعالی اس کو وہ آواز سناتا ہے اور اللہ تعالی چاہے تو پتھر کو بھی سنادے۔ اور پتھر بولنے بھی لگ جائے لیکن یہ نہیں کہا جائے گا کہ پتھر بولتا اور سنتا ہے اسی طرح

مردے میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ لیکن اللہ تعالی اس موقع پر اس کو سناتا ہے۔

س۔کیا اتنی مٹی کے نیچے سے بھی مردہ سن لیتا ہے؟

ج۔اتنی مٹی کے نیچے سے زندہ شخص بھی سن نہیں سکتا مردہ کیسے سن سکتا ہے مگر اللہ تعالی کسی کو جب چاہے سنا دے۔

س۔سماع موتی کا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

ج۔ایسا عقیدہ رکھنا غلط ہے۔

”علیم بذات الصدور“

س۔ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصّدُوْرِ۔ کا کیا معنی ہے؟

ج۔ سینے کے رازوں یعنی دل میں چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا۔

س۔ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصّدُوْرِ کون ہے؟

ج۔صرف اللہ تعالی ہی عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصّدُوْرِ ہے۔

س۔کیا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور بھی عَلِیْمٌ بِذَاتِ

الصَّدُوْرِ ہو سکتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصَّدُوْر نہیں۔

س۔ کیا اولیاء انبیاء یا فرشتے بھی عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصَّدُوْر نہیں؟

ج۔ اولیاء' انبیاء اور باقی مخلوق میں سے کوئی بھی عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصَّدُوْرِ نہیں۔

س۔ اولیاء اور انبیاء عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصَّدُوْر کیوں نہیں؟

ج۔ اس لئے کہ وہ غیب کا علم نہیں جانتے۔

س۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ میرا پیر دل کے رازوں کو جانتا ہے؟

ج۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے اور اس کا یہ عقیدہ شرکیہ ہے اسے فوراً توبہ کرنی چاہیے۔

"استعاذۃ"

س۔استعاذہ کا کیا معنی ہے؟

ج۔استعاذہ کا معنی پناہ پکڑنا ہے۔

س۔کس کے ذریعے پناہ پکڑی جا سکتی ہے؟

ج۔صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ذریعے پناہ پکڑی جا سکتی ہے۔

س۔کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے ذریعے پناہ نہیں پکڑی جا سکتی؟

ج۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے ذریعے پناہ نہیں پکڑی جا سکتی۔

س۔کیا اولیاء' انبیاء اور فرشتے بھی کسی کو پناہ نہیں دے سکتے؟

ج۔اولیاء' انبیاء اور فرشتے خود اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔وہ خود کسی کو کیسے پناہ دے سکتے ہیں؟

س۔کیا اللہ تعالیٰ کی صفات کے ذریعے پناہ پکڑی جا سکتی

ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ذریعے پناہ پکڑنا صحیح ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے استعاذہ کرنا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے استعاذہ شرک ہے۔

س۔ جو لوگ جنوں سے پناہ پکڑتے ہیں؟

ج۔ ایسا کرنے والے مشرک ہیں اور یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

س۔ کسی قبر والے ولی، پیر یا خضر علیہ السلام کی پناہ لینا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کی پناہ لینا شرک ہے۔

”استغاثہ“

س۔ استغاثہ کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ استغاثہ کا معنی فریاد کرنا ہے۔

س۔ فریاد کون قبول کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالٰی فریاد قبول کرنے والا ہے۔

س۔کیا اللہ تعالٰی کے علاوہ بھی کوئی فریاد قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟

ج۔اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی اور فریاد قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

س۔کیا اللہ تعالٰی کے علاوہ اولیاء اور انبیاء بھی فریاد قبول نہیں کر سکتے؟

ج۔اولیاء اور انبیاء بھی فریاد قبول نہیں کر سکتے۔

س۔اولیاء اور انبیاء فریاد قبول کیوں نہیں کر سکتے؟

ج۔اس لئے کہ یہ اپنا استغاثہ بھی اللہ تعالٰی کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

س۔جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالٰی کے علاوہ اولیاء انبیاء بھی فریاد قبول کر سکتے ہیں؟

ج۔ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اسے ایسے عقیدے سے توبہ

کرنی چاہیے وگرنہ اسے ہمیشہ کے لئے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

☆ ☆ ☆

”حجر و شجر سے تبرک حاصل کرنا“

س۔ حجر و شجر کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ حجر کا مطلب پتھر اور شجر کا مطلب درخت ہے۔

س۔ کیا حجر و شجر سے تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ حجر و شجر سے تبرک حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

س۔ حجر و شجر سے تبرک حاصل کرنا کیسا ہے؟

ج۔ ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

س۔ لوگ درباروں پر جا کر قبروں پر پڑے ہوئے پتھروں کو جسم سے رگڑتے ہیں۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟

ج۔ ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے انہیں توبہ کرنی چاہیے۔

س۔ کیا حجر و شجر کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

ج۔ پتھر اور درخت نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو چومتے ہوئے یہی کہا کرتے تھے کہ تو نہ تو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان

س۔ کیا کسی دربار پر اگا ہوا درخت یا پتھر بھی کچھ نہیں کر سکتا؟

ج۔ دربار کا درخت ہو یا پتھر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

س۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیر کی قبر پر اگے ہوئے درخت کی ٹہنی توڑنے سے موت آجاتی ہے۔

ج۔ یہ سب جھوٹ ہے۔

س۔ کیا دربار سے لی ہوئی کھانے کی چیزوں میں برکت ہوتی ہے؟

ج۔ جو چیز کسی انسان یا قبر کے نام کر دی جائے وہ تو حرام اور ناپاک ہو جاتی ہے۔ اور ناپاک چیز میں برکت بالکل نہیں

ہوتی۔

"ذبح کرنا"

س۔کیا اللہ تعالی کے علاوہ کسی جانور کو کسی اور کے نام پر ذبح کیا جا سکتا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا حرام ہے۔

س۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا کیسا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرنا شرک ہے اور اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے۔

س۔کیا اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا ہوا گوشت کھایا جا سکتا ہے؟

ج۔ایسا گوشت کھانا سور کی طرح حرام ہے۔

س۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور ذبح کیوں

نہیں کیا جا سکتا؟

ج۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانور کا خالق ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی جانور کا بھی خالق نہیں۔

س۔ کیا اولیاء اور انبیاء کے نام پر بھی جانور ذبح کیے جا سکتے ہیں؟

ج۔ بت ہوں یا اولیاء اور انبیاء کسی کے نام پر جانور ذبح نہیں ہو سکتے۔ صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح ہو سکتے ہیں۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نام پر اولیاءاور انبیاء کی قبروں پر جانور ذبح ہو سکتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی کی قبر پر جانور ذبح کرنا حرام ہے۔

” تخلیق کائنات “

س۔ تخلیق کائنات کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ تخلیق کائنات کا مطلب کائنات کو پیدا کرنا ہے۔

س۔ تخلیق کائنات کا کیا مقصد ہے؟

ج۔ تخلیق کائنات کا مقصد اللہ تعالی کی عبادت ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی نے یہ دنیا صرف اپنی عبادت کیلئے بنائی؟

ج۔ ہاں۔ اللہ تعالی نے یہ دنیا صرف اپنی عبادت کے لئے ہی بنائی ہے۔

س۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کائنات نبی اکرم ﷺ کے لئے بنی ہے۔

ج۔ ایسا کہنا سراسر غلط اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

س۔ کیا ایسی حدیث ہے جس میں اللہ تعالی نے یہ کہا ہو کہ اے نبی ﷺ! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو پوری کائنات کو پیدا نہ کرتا؟

ج۔ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ لوگوں نے خود بنائی ہے اگر کائنات اللہ تعالی کے رسول ﷺ کیلئے بنتی تو آپ ﷺ

کے فوت ہو جانے کے بعد کائنات بھی ختم ہو جاتی۔

”شرک کا انجام“

س۔ کیا اللہ تعالی مشرک کو معاف نہیں کرے گا؟

ج۔ شرک کرنے والا چاہے کتنا ہی عبادت گذار کیوں نہ ہو اللہ تعالی اسے معاف نہیں کرے گا حتی کہ انبیاء بھی اگر شرک کرتے تو اللہ تعالی انکے اعمال بھی ضائع کردیتا۔

س۔ شرک اور کفر کے علاوہ کیا باقی گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی جس شخص کے گناہ معاف کرنا چاہے گا معاف کردے گا اور جس کے گناہ معاف نہیں کرنا چاہے گا معاف نہیں کرے گا۔

س۔ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

ج۔ سب سے بڑا گناہ اللہ تعالی کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے۔

س۔ اگر ایک انسان ساری عمر نیکیاں کرتا رہے لیکن مرتے

ہوئے شرک کر بیٹھے تو کیا ہوگا؟

ج۔وہ نیکیاں کچھ فائدہ نہیں دیں گی اس کے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور وہ جہنم میں داخل ہوگا کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

س۔شرک برا کیوں ہے؟

ج۔شرک اس لیے برا ہے کہ مشرک اللہ تعالی پر عیب لگاتا ہے۔

”محبت“

س۔مسلمانوں کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہونی چاہیے؟

ج۔ مسلمانوں کو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالی سے ہونی چاہیے اور ایسی محبت کسی اور سے نہیں کرنی چاہیے ورنہ وہ مشرک کہلائے گا۔

س۔اللہ تعالی کے بعد پھر کس سے محبت ہونی چاہیے؟

ج۔اللہ تعالی کے آخری رسول محمد بن عبداللہ ﷺ سے

-

س۔ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ سے محبت کا پتہ کیسے چلتا ہے؟

ج۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو باقی دنیا کے احکامات پر ترجیح دے کر عمل کرتا ہے۔

س۔ کسی سے محبت کیوں کرنی چاہیے؟

ج۔ صرف اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہے۔

س۔ ایمان کا ذائقہ کس نے چکھا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کرنے والے' اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دشمنی کرنے والے' کسی کو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دینے یا روک لینے والے نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

"نفع و نقصان"

س۔ نفع و نقصان کس کے ہاتھ میں ہے؟

ج۔ نفع و نقصان صرف اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نبی یا ولی بھی نفع و نقصان کا مالک ہے؟

ج۔ کوئی شخص بے شک وہ نبی ہو یا ولی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔

س۔ اللہ تعالی اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی اس کو بچا سکتا ہے؟

ج۔ کوئی نبی ہو یا ولی یا ساری دنیا مل کر بھی اسکو نقصان سے نہیں بچا سکتی اگر اللہ تعالی اسے نقصان پہچانا چاہے۔

س۔ اللہ تعالی اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے؟

ج۔ ساری دنیا بھی اس فائدے کو نہیں روک سکتی جو اللہ تعالی کسی کو پہچانا چاہتا ہے۔

س۔ کوئی شخص کڑا یا چھلہ یا کوڑی پہنے تو کیا وہ بیماری

سے بچ سکتا ہے؟

ج۔ شرکیہ تعویذ، کڑا، چھلہ یا کوڑی پہننے سے کوئی فائدہ نہیں ایسا کرنا شرک ہے۔

س۔ اگر کوئی شخص یہ چیزیں باندھے؟

ج۔ ایسے شخص کی یہ چیزیں توڑ دینی چاہیں۔

"نذر و نیاز"

س۔ کیا کسی قبر پر چڑھاوا چڑھایا جا سکتا ہے؟

ج۔ قبر پر چڑھاوا چڑھانا شرک ہے۔

س۔ چڑھاوا کسے کہتے ہیں؟

ج۔ وہ چیز جو کسی بزرگ کی قربت حاصل کرنے کیلئے اس کی قبر پر چڑھائی جاتی ہے یا اس بزرگ کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ کر دی جاتی ہے۔

س۔ کسی مزار یا بت پر چڑھاوا چڑھانے سے کیا ہوتا ہے؟

ج۔ قبر یا بت پر چڑھاوا چڑھانے سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔

س۔ کیا آستانے پر مکھی چڑھانے والا مسلمان تھا اور صرف اسی وجہ سے جہنم میں گیا؟

ج۔ ہاں وہ مسلمان تھا اور صرف مکھی چڑھانے کی وجہ سے جھنم میں گیا۔

س۔ کیا نذر و نیاز صرف اللہ تعالی کیلئے ہوتی ہے؟

ج۔ نذر و نیاز صرف اللہ تعالی کیلئے ہوتی ہے۔

س۔ نذر اللہ اور نیاز حسین کہنا کیسا ہے؟

ج۔ ایسا کہنا شرک ہے ۔

س۔ کیا کسی تہوار یا میلے کے موقع پر نذر و نیاز دی جا سکتی ہے؟

ج۔ ایسے موقع پر نذر و نیاز دینا حرام ہے۔ ویسے بھی اس

میں مشرکوں اور کافروں سے مشابہت حرام ہے۔

س۔ کیا کسی قبر یا مزار پر کوئی جانور ذبح کیا جا سکتا ہے یا کوئی دیگ پکائی جا سکتی ہے؟

ج۔ جانور کو ایسی جگہ ذبح کرنے سے اس کا گوشت اور وہ دیگ بھی حرام ہو جاتی ہے۔

س۔ غیر اللہ کی نذر و نیاز کیسی ہے؟

ج۔ غیر اللہ کی نذر و نیاز شرک اور حرام ہے۔

"قیام رکوع اور سجدہ"

س۔ قیام کس کیلئے کیا جاتا ہے؟

ج۔ قیام اللہ تعالی کیلئے کیا جاتا ہے۔

س۔ کیا استاد یا قومی جھنڈے کے سامنے قیام کرنا جائز ہے؟

ج۔ ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ قیام صرف اللہ تعالی کیلئے ہی ہوتا ہے۔

س۔ کیا پیر کے قدم چھونے کیلئے جھکنا جائز ہے؟

ج۔ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ رکوع یعنی جھکنا بھی اللہ تعالی کے لئے ہی ہے۔

س۔ کیا صرف اللہ تعالی کو سجدہ کرنا چاہیے؟

ج۔ سجدہ صرف اللہ تعالی کو ہی کرنا چاہیے حتی کہ چاند سورج ولی، نبی کو بھی سجدہ کرنا شرک ہے۔

س۔ کیا کسی کو سجدہ تعظیمی کرنا بھی جائز نہیں؟

ج۔ ہماری شریعت میں کسی کو سجدہ تعظیمی کرنا بھی جائز نہیں

”ارکان اسلام“

س۔ارکان اسلام کتنے ہیں؟

ج۔ارکان اسلام پانچ ہیں۔

س۔ارکان اسلام کون کون سے ہیں؟

ج۔کلمہ (توحید و رسالت) نماز' روزہ' زکوۃ' اور حج۔

س۔ کلمے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ کلمہ توحید باری تعالی اور محمد ﷺ کی رسالت اور نبوت

کا زبان سے اقرار اور دل سے یقین کرنا کہلاتا ہے۔

س۔ کیا توحید کو ماننے کی بجائے شرک کرنے والے کو باقی ارکان پر عمل کرنے کا ثواب ملے گا؟

ج۔ توحید نہ ماننے والے اور شرک کرنے والے کو نماز۔ روزہ۔زکوۃ اور حج کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

س۔ نماز نہ پڑھنے والوں کا کیا جرم ہے؟

ج۔ عمداً نماز نہ پڑھنے والے کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

س۔ جو شخص زکوۃ کا انکار کردے اس کا جرم کتنا بڑا ہے؟

ج۔ایسا شخص واجب القتل ہے۔

س۔ کیا ارکان اسلام پر عمل ضروری ہے؟

ج۔ ہاں۔ ارکان اسلام پر عمل کرکے ہی کوئی شخص مسلمان رہ سکتا ہے اور جنت کا حق دار بن سکتا ہے۔

س۔اگر کسی شخص کی تبلیغ سے کوئی شخص ارکان اسلام پر عمل

کرتا ہے تو اس کو کتنا اجر ملے گا؟

ج۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بھلائی کی راہ پر کسی کو چلانے والے کو بھلائی پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

س۔ سب سے پہلے لوگوں کو کس چیز کی دعوت دینی چاہیے؟

ج۔ سب سے پہلے اللہ تعالی کی توحید کی دعوت دینی چاہیے۔

عقیدہ حصّہ دوم

۱۔ کلمہ	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۵۶
۲۔ اللہ تعالیٰ	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۵۸
۳۔ توحید	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۵۹
۴۔ توحید کے ثمرات	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۶۳
۵۔ شرک کا انجام	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۶۵
۶۔ نذر و نیاز	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۶۷
۷۔ بادشاہت اور حکومت	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۷۰
۸۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۷۲
۹۔ حی و قیوم	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۷۴
۱۰۔ شفاعت کا مالک	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۷۶
۱۱۔ کارساز	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۷۸
۱۲۔ نفع و نقصان کا مالک	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۷۹

۱۳۔ عزّت وذلت کا مالک	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۸۰
۱۴۔ وسیع علم	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۸۲
۱۵۔ معجزہ دکھانا	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۸۳
۱۶۔ کائنات کا انتظام	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۸۴
۱۷۔ نسبت	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۸۷
۱۸۔ ریاکاری	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۸۸
۱۹۔ اللہ تعالیٰ کا خوف امید اور توکل	☆☆☆☆☆☆	۸۹
۲۰۔ غنی	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۹۱
۲۱۔ قانون ساز	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۹۳
۲۲۔ قسم	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۹۵
۲۳۔ فرقہ بندی	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۹۶
۲۴۔ جادو	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۹۸
۲۵۔ اطاعت	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۹۹
۲۶۔ ہدایت	☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆	۱۰۱

۲۷۔ شافی ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۰۲

۲۸۔ اولاد دینا ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۰۳

۲۹۔ آخرت کا دن ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۰۵

۳۰۔ قبر ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۰۶

۳۱۔ شیطان ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۰۸

۳۲۔ تقدیر ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۱۰

۳۳۔ آسمانی کتابیں ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۱۱

۳۴۔ وحدۃ الوجود ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۱۵

۳۵۔ دین اسلام ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۱۱۶

"کلمہ"

س۔ کیا مسلمان بننے کیلئے کلمہ پڑھ لینا کافی ہے؟

ج۔ اسلام میں داخلے کیلئے کلمہ پڑھنا کافی ہے بشرطیکہ دل سے اس کا اقرار ہو لیکن مسلمان رہنے اور جنت میں داخلے کیلئے اعمال صالحہ بھی ضروری ہیں۔

س۔ کیا اعمال صالحہ ایمان کا حصہ ہیں؟

ج۔ اعمال صالحہ ایمان کا حصہ ہیں۔

س۔ اعمال صالحہ کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ اعمال صالحہ سے مراد وہ اعمال ہیں جو خالص نیت اور قرآن و حدیث سے ثابت ہوں؟

س۔ کیا صرف زبانی کلمہ پڑھ لینا کافی ہے؟

ج۔ نہیں، بلکہ سچے دل سے کلمہ پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

س۔ مکہ میں نجات کس چیز پر تھی؟

ج۔اس وقت کلمے کا اقرار دل و زبان سے کافی تھا۔

س۔اس کی دلیل کیا ہے؟

ج۔اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو بکرؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ ہماری نجات کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نجات اس کلمہ پر ہوگی جو میں نے اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کیا تھا اور اس نے اس کو نہیں پڑھا۔

س۔کیا آپ ﷺ کے چچا کی موت اسلام پر ہوئی؟

ج۔ نہیں بلکہ ابو طالب نے مرتے ہوئے یہ کہا کہ میں اپنے دادا کے دین پر مرتا ہوں۔

س۔کیا ابو طالب آپ ﷺ کے دین کو سچا سمجھتا تھا؟

ج۔ ہاں ابو طالب کہا کرتا تھا کہ اے میرے بھتیجے مجھے اس بات کا پتہ ہے کہ آپ کا دین سب دینوں میں سے سب سے سچا دین ہے اگر مجھے اپنے رشتہ داروں کی ملامت کا ڈر نہ ہوتا تو میں تیرے دین کو قبول کر لیتا۔

س۔ کیا آپ ﷺ کے دوسرے تمام رشتہ داروں نے کلمہ پڑھ لیا تھا؟

ج۔ نہیں بلکہ ابو جہل، ابو لہب وغیرہ آپ ﷺ کے سخت دشمن تھے۔

س۔ تو کیا نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ان کو فائدہ پہنچا؟

ج۔ نہیں بلکہ یہ لوگ جہنم میں گئے۔ اور ابو طالب کو جہنم میں آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے۔ جس سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے چولھے پر ہنڈیا کھولتی ہے۔

"اللہ تعالی"

س۔ اللہ تعالی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی ہمیں پیدا کرنیوالا۔ ہمیں روزی دینے والا۔ ہماری مشکلیں حل کرنے والا۔ ہماری دعائیں سننے والا اور ہمارا معبود برحق ہے۔

س۔ معبود برحق کتنے ہیں؟

ج۔ معبود برحق ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی نہ اولاد ہے نہ بیوی اور نہ ہی کوئی رشتہ دار ہیں۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی برابری کرنے والا کوئی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

س۔ اللہ تعالیٰ کب سے ہے اور کب تک رہے گا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا۔

س۔ سورۃ اخلاص کا ترجمہ کیا ہے؟

نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی کوئی برابری کرنے والا ہے۔

"توحید"

س۔ توحید کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ توحید کا معنی ایک جاننا، ماننا اور ایک کہنا ہے۔

س۔ توحید باری تعالی کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کو اس کی ذات اور اسماء و صفات میں ایک ماننا۔

س۔ اللہ تعالی کی صفات کون کون سی ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی کی بے شمار صفات ہیں۔ مثلا۔ وہ خالق، مالک، رازق، دعا کا سننے والا، مددگار، مشکل میں کام آنے والا، زندگی اور موت دینے والا، حاجت پوری کرنے والا، غیب کا علم رکھنے والا، روز جزا کا مالک، ہر چیز کا اختیار رکھنے والا، حاجتوں کا پورا کرنے والا، دیکھنے والا پناہ دینے والا، فریاد سننے والا، بادشاہ، شفاعت کا مالک، عزت ذلت دینے والا، غنی، ہدایت دینے والا، اور اولاد دینے والا وغیرہ۔

س۔ توحید الوہیت کا کیا معنی ہے؟

ج۔ توحید الوہیت کا معنی یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت کو صرف اللہ تعالی کے لئے خاص کرنا اور اسکے علاوہ ہر چیز سے عبادت کی نفی کرنا خواہ وہ ملائکہ اور رسول ہی کیوں نہ ہوں۔

س۔ توحید ربوبیت کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی ہی زمین اور آسمان کا خالق و مالک ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ وہی بارش برساتا ہے۔ اسی کے حکم سے فصلیں پیدا ہوتی ہیں کائنات میں وہی تصرف کرتا ہے سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں نہ ہی اس کا کوئی مددگار اور نہ ہی کوئی اس کے حکم کو رد کرنے والا ہے وغیرہ۔

س۔ توحید کی تیسری قسم کون سی ہے؟

ج۔ توحید کی تیسری قسم توحید اسماء و صفات ہے۔

س۔ توحید اسماء و صفات کسے کہتے ہیں۔

ج۔ توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات علیا پر ایمان لایا جائے اور اس میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

س۔ کیا مشرکین مکہ کسی توحید کو بھی نہیں مانتے تھے؟

ج۔ مشرکین مکہ توحید ربوبیت کو مانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ خالق۔ رب۔ ہواؤں کو چلانے والا۔ بادلوں سے بارش برسانے والا، زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے۔

س۔ مشرکین مکہ کس توحید کے انکاری تھے؟

ج۔ وہ توحید الوہیت کے انکاری تھے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کی جائے۔ اسی سے مانگا جائے۔ صرف وہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔ وہی ہر چیز کا اختیار رکھتا ہے۔

س۔ کیا توحید ربوبیت کو ماننے کی وجہ سے مشرکین مکہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوا؟

ج۔ توحید کی ایک قسم کو ماننے کے باوجود ان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ اللہ تعالی ان کو ہمیشہ جہنم میں داخل کریگا۔

"توحید کے ثمرات"

س۔ توحید کے ماننے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ توحید کے ماننے والے کو موحد کہتے ہیں۔

س۔ توحید پر عمل کرنے کا کیا نتیجہ ہو گا؟

ج۔ توحید پر عمل کرنے سے مسلمانوں کے معاشرے میں امن اور مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گی اللہ تعالی موحد کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔

س۔ جنت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جنت اللہ تعالی کا بنایا ہوا گھر ہے جسے اللہ تعالی نے نیک لوگوں کیلئے تیار کیا ہے۔

س۔ اصل کامیابی کیا ہے؟

ج۔ اصل کامیابی جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات ہے

س۔ جنت کتنی بڑی ہے؟

ج۔ جنت کی وسعت زمین و آسمان سے بڑھ کر ہے۔

س۔ جنت کے کتنے دروازے ہیں؟

ج۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

س۔ جنت کے کتنے درجے ہیں؟

ج۔ جنت کے بہت سارے درجے ہیں۔ سب سے اونچا درجہ جنت الفردوس ہے۔

س۔ جنت میں کیا چیز ملے گی؟

ج۔ جنت میں ہر چیز ملے گی۔ جس چیز کا بھی خیال جنتی کے دل میں آئے گا۔ وہ اسے دے دی جائے گی۔

س۔ جنت میں سب سے پہلا کھانا کون سا ہوگا؟

ج۔ جنت میں سب سے پہلا کھانا مچھلی کا بڑھا ہوا جگر ہوگا۔

س۔ جنت میں کس کس چیز کی نہریں ہیں؟

ج۔ جنت میں پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ہیں۔

س۔ کیا جنت میں غم اور دکھ بھی ہوں گے؟

ج۔ جنت میں کسی قسم کا دکھ اور غم نہیں ہو گا۔

س۔ کیا جنت میں رہنے والوں کو موت آئے گی؟

ج۔ موت کو دنبے کی صورت میں ذبح کر دیا جائے گا اور جنتیوں کو موت نہیں آئے گی۔

س۔ کیا جنتیوں کو جنت عارضی طور پر دی جائے گی یا ہمیشہ کے لئے؟

ج۔ جنت ہمیشہ کے لئے دی جائے گی۔

س۔ جنت میں سب سے بڑی نعمت کون سی ہو گی؟

ج۔ جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہو گا۔

”شرک کا انجام“

س۔ شرک کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ شرک کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔

س۔ مشرک کا انجام کیا ہے؟

ج۔ جو شخص اپنی زندگی میں ذرہ برابر شرک کرتے ہوئے بغیر توبہ کئے مر گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

س۔ جہنم میں کیا ملے گا؟

ج۔ جہنم میں اللہ تعالی نے مختلف عذاب تیار کر رکھے ہیں۔ کہیں گرم پانی کا عذاب کہیں مار پیٹ کا عذاب، کہیں آگ کا عذاب، کہیں پیپ پینے کا عذاب۔(نعوذ باللہ من ذلک)

س۔ جہنم کیا ہے؟

ج۔ جہنم اللہ تعالی کی دھکائی ہوئی آگ ہے۔ جسے اللہ تعالی نے مجرموں کے لئے تیار کیا ہے۔

س۔ جہنم کا سب سے کم عذاب کس کو دیا جائے گا؟

ج۔ جہنم کا سب سے کم عذاب نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابو طالب کو دیا جائے گا۔

س۔ وہ عذاب کس قسم کا ہوگا؟

ج۔ ابو طالب کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے چولھے پر ہنڈیا کھولتی ہے۔

س۔ جہنم میں داخلہ عارضی ہو گا یا دائمی؟

ج۔ گناہ گار اہل توحید اپنے گناہوں کے وجہ سے اگر جہنم میں داخل کیے گئے تو گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔

س۔ کیا جہنم میں موت آئے گی؟

ج۔ جہنم میں موت نہیں آئے گی بلکہ وہ آگ میں جلنے کے باوجود زندہ رہیں گے۔

"نذر و نیاز"

س۔ نذر و نیاز کا کیا معنی ہے؟

ج۔ کسی چیز کا صدقہ و خیرات کرنا نذر و نیاز کہلاتا ہے۔

س۔ نذر و نیاز کس کے نام کی دینی چاہیے ؟

ج۔نذر و نیاز صرف اللہ تعالی کے نام کی دینی چاہیے۔

س۔اللہ تعالی کے نام کی نذر و نیاز کیوں دینی چاہیے ؟

ج۔ اس لئے کہ نذر و نیاز عبادت ہی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں۔

س۔ نذر اللہ نیاز حسین کا کیا مطلب ہے ؟

ج۔ نذر اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالی کے نام کی نذر اور نیاز حسین کا مطلب ہے حسین کے نام کی نیاز۔

س۔ نیاز حسین کہنا صحیح ہے یا غلط ؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک ہے۔

س۔ نیاز حسین کہنا شرک کیوں ہے ؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک اس لئے ہے کہ حضرت حسینؓ نہ کسی چیز کے خالق ہیں اور نہ مالک۔

س۔ کیا نیاز حسین کھانی چاہیے ؟

ج۔ نیاز حسین کھانا حرام ہے۔

س۔ نیاز حسین کھانا کیوں حرام ہے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا اس لئے حرام ہے کہ اللہ تعالی کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کی دی ہوئی چیز سور اور مردار کی طرح حرام ہے۔

س۔ کیا گیارہویں والے پیر کے نام کی گیارہویں بھی حرام ہے؟

ج۔ ہاں گیارہویں والے پیر کی گیارویں یا امام جعفر صادق کے نام کے کونڈے یا کسی پیر کے نام کا بکرا یا مرغا بھی حرام ہے۔

س۔ چڑھاوا کسے کہتے ہیں؟

ج۔ کسی قبر پر جاکر صدقہ و خیرات تقسیم کرنا یا قبر پر جا کر جانور ذبح کرنا چڑھاوا کہلاتا ہے۔

س۔ لوگ قبر پر چڑھاوا کیوں چڑھاتے ہیں؟

ج۔لوگ اس چڑھاوے کے ذریعے قبر والے کا تقرب چاہتے ہیں تاکہ قبر والاان کے کام کر سکے۔

س۔قبر وغیرہ پر چڑھاوا چڑھانا کیسا ہے؟

ج۔قبر وغیرہ پر چڑھاوا چڑھانا شرک ہے۔

”بادشاہت اور حکومت“

س۔ حقیقی بادشاہ اور حاکم کون ہے؟

ج۔ حقیقی بادشاہ اور حاکم اللہ تعالی ہے۔

س۔ بادشاہت اور حکومت کون دیتا اور چھینتا ہے؟

ج۔ بادشاہت اور حکومت اللہ تعالی دیتا ہے اور اللہ تعالی ہی چھینتا ہے۔

س۔دنیا کے بادشاہ اور حاکم کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔دنیا کے بادشاہ اور حاکم کو خلیفہ کہتے ہیں۔جو مجازی بادشاہ ہے۔

س۔خلیفہ کا کیا کام ہے؟

ج۔ خلیفہ کا کام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دین کو نافذ کرنا ہے۔

س۔ کیا خلیفہ کے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی جا سکتی ہے؟

ج۔ جابر خلیفہ یا حکمران کے سامنے حق کی بات بیان کرنا افضل جہاد ہے۔

س۔ کیا خلیفہ کے خلاف تلوار اٹھانا جائز ہے؟

ج۔ خلیفہ اگر کھلے کفر کا ارتکاب کرے تو اس کے خلاف تلوار اٹھانا جائز ہے ورنہ نہیں۔

س۔ سب سے پہلے خلیفہ کون ہیں؟

ج۔ سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

س۔ کیا کوئی پیر یا بزرگ بادشاہت چھین سکتا ہے یا دے سکتا ہے؟

ج۔ کوئی پیر یا ولی نہ بادشاہت چھین سکتا ہے نہ دے سکتا ہے۔

س۔ حقیقی بادشاہ کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ حقیقی بادشاہ کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بھی نہ تھا وہ بادشاہ تھا اور جب ساری دنیا فنا ہو جائے گی تو وہ اس وقت بھی بادشاہ ہوگا اور ایسا حقیقی بادشاہ اللہ تعالی ہے۔

س۔ بادشاہت کیسے ملتی ہے؟

ج۔ محنت سے بھی ملتی ہے اور کبھی کبھی یہ اللہ تعالی کا انعام یا آزمائش ہوتی ہے۔

س۔ کیا بادشاہت صرف محنت سے نہیں ملتی؟

ج۔ نہیں بلکہ یہ اللہ تعالی کا انعام یا آزمائش ہوتی ہے جیسے اللہ تعالی نے فرعونیوں کو غرق کیا۔ اور موسی علیہ السلام کو بادشاہت عطا کر دی۔ یہ بادشاہت محنت سے نہیں ملی۔

” اللہ تعالیٰ کی مرضی “

س۔ مرضی یا چاہت کس کی چلتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا

س۔ کیا کسی نبی یا ولی کے چاہنے سے کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نبی یا ولی کے چاہنے سے بھی کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

س۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا اور سب مکہ والے مسلمان ہو جائیں لیکن ابو طالب مسلمان نہ ہوئے اور بہت سے مشرکین مکہ بھی مسلمان نہ ہوئے۔

س۔ یہ کہنا صحیح ہے یا غلط کہ جو اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول چاہے۔

ج۔ایسی بات کہنا شرک ہے۔

س۔اس کی دلیل کیا ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے کہا جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ چاہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا۔ کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا چاہتا ہے۔ صرف یہ کہہ کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

''حی اور قیوم''

س۔ حی اور قیوم کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ حی وقیوم کا معنیٰ زندہ اور تھامنے والا ہے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ ہمیشہ تھامنے والا۔

س۔ حی وقیوم کون ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ حی وقیوم ہے۔

س۔ اللہ تعالی کب سے ہے؟

ج۔ اللہ تعالی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

س۔ کیا کوئی انسان، جن یا فرشتہ بھی ہمیشہ زندہ رہے گا؟

ج۔ کوئی بھی انسان، جن یا فرشتہ ہمیشہ زندہ نہیں رہے گا۔

س۔ کیا محمد ﷺ بھی وفات پا گئے؟

ج۔ ہاں نبی اکرم ﷺ بھی وفات پا گئے ہیں۔

س۔ روحوں کو قبض کرنے والے فرشتے کا نام کیا ہے؟

ج۔ ملک الموت۔

س۔ کیا ملک الموت کو بھی موت آئے گی؟

ج۔ ہاں ملک الموت کو بھی موت آئے گی۔

س۔ صور پھونکنے والے فرشتے کا کیا نام ہے؟

ج۔ اسرافیل علیہ السلام۔

س۔ تو کیا اسرافیل علیہ السلام کو بھی موت آئی گی؟

ج۔ ہاں ان کو بھی موت آئی گی۔

س۔ پہلی دفعہ صور پھونکنے سے کیا ہو گا؟

ج۔ پہلی دفعہ صور پھونکنے سے سب زندہ لوگ مر جائیں گے۔

س۔ دوسری بار صور پھونکنے سے کیا ہو گا؟

ج۔ دوسری بار صور پھونکنے سے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت تک فوت ہونے والے تمام لوگ زندہ ہو جائیں گے۔

س۔ وحی لانے والے فرشتے کا کیا نام ہے؟

ج۔ جبرائیل علیہ السلام

س۔ کیا جبرائیل علیہ السلام کو بھی موت آئے گی؟

ج۔ ہاں جبرائیل علیہ السلام کو بھی موت آئے گی۔

"شفاعت کا مالک"

س۔ شفاعت کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ شفاعت کا مطلب قیامت کے دن معافی کی سفارش کرنا

ہے۔

س۔ شفاعت کا مالک کون ہے؟

ج۔ شفاعت کا مالک اللہ تعالی ہے۔

س۔ کیا کوئی نبی یا ولی بھی شفاعت کا مالک ہے؟

ج۔ کوئی نبی یا ولی شفاعت کا مالک نہیں۔

س۔ کیا انبیاء اور نیک لوگ شفاعت کریں گے؟

ج۔ اللہ تعالی کی اجازت کے بعد انبیاء و نیک لوگ سفارش کریں گے۔

س۔ انبیاء اور اولیاء کس کی شفاعت کریں گے؟

ج۔ انبیاء اور اولیاء گناہ گار لوگوں کی شفاعت کریں گے لیکن کسی کافر اور مشرک کی سفارش نہیں کریں گے۔

س۔ انبیاء کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے کافر باپ نوح علیہ السلام

اپنے کافر بیٹے لوط علیہ السلام اپنی کافر بیوی کی شفاعت نہیں کریں گے۔

س۔ کیا انبیاء کی شفاعت سے کافر جنت میں جا سکتے ہیں؟

ج۔ انبیاء کافروں کی شفاعت ہی نہیں کریں گے تو جنت میں کیسے جا سکتے ہیں۔

"کارساز"

س۔ کارساز کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ کارساز کا مطلب کام بنانے اور بگڑے ہوئے کام سنوارنے والا ہے۔

س۔ کارساز کون ہے؟

ج۔ صرف اللہ تعالی ہی کارساز ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور کارساز ہے؟

ج۔ نبی یا ولی مخلوق میں سے کوئی بھی کارساز نہیں اللہ تعالی کے علاوہ نہ کوئی کام سنوار سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے۔

س۔انبیاء اور اولیاء کام سنوارنے کے لئے کس کو پکارتے رہے؟

ج۔انبیاء اور اولیاء کام سنوارنے کے لئے اللہ تعالی ہی کو پکارتے رہے۔

"نفع و نقصان کا مالک"

س۔ ہمیں نفع کون پہنچاتا ہے؟

ج۔اللہ تعالی۔

س۔ ہمیں نقصان کون پہنچاتا ہے؟

ج۔اللہ تعالی لیکن ہماری اپنی بداعمالیوں یا آزمائش کی وجہ سے۔

س۔اگر ساری مخلوق مل کر کسی کو نفع پہنچانا چاہے مگر اللہ تعالی نہ چاہے تو کیا وہ نفع پہنچا سکتی ہے؟

ج۔ساری مخلوق مل کر بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جب تک کہ اللہ تعالی نہ چاہے۔

س۔ اگر ساری دنیا مل کر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے مگر اللہ تعالی نہ چاہے تو کیا وہ نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

ج۔ جب تک اللہ تعالی نہ چاہے وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

س۔ کیا پیر و بزرگ نفع یا نقصان کے مالک ہیں؟

ج۔ نہیں۔ پیر و بزرگ نفع یا نقصان کے مالک نہیں ہیں۔

س۔ کیا قبر والے بھی کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتے؟

ج۔ قبر والے بھی نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

”عزّت و ذلّت کا مالک“

س۔ کسی کو عزّت دینے والا کون ہے؟

ج۔ صرف اللہ تعالی۔

س۔ کسی کو ذلیل کرنے والا کون ہے؟

ج۔ صرف اللہ تعالی۔

س۔ اگر اللہ تعالی نہ چاہے تو کوئی کسی کو ذلیل کر سکتا ہے یا عزّت دے سکتا ہے؟

ج۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کوئی کسی کو نہ عزّت دے سکتا ہے نہ ذلیل کر سکتا ہے۔

س۔ کیا اولیاء بھی عزّت و ذلّت کے مالک نہیں؟

ج۔ اولیاء بھی عزّت و ذلّت کے مالک نہیں۔

س۔ کیا قبر والے بھی عزّت و ذلّت کے مالک نہیں؟

ج۔ قبر والے بھی عزّت و ذلّت کے مالک نہیں۔

س۔ ایسی مثال بیان کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی عزّت و ذلّت کا مالک ہے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو ذلیل کر کے دریائے نیل میں غرق کر دیا جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو واپس لا کر بادشاہت عطا کر کے عزت دی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکّہ کو شکست دی اور محمد ﷺ کو ان پر غلبہ دے دیا حالانکہ مشرکین مکہ نے محمد ﷺ کو مکہ سے نکال دیا تھا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ایک حکمران کو پھانسی کے تختے پر لٹکوا دیا حالانکہ وہ کہا کرتا تھا کہ میری کرسی بڑی مضبوط ہے اور کسی اور کو اس کی کرسی پر بٹھا دیا۔

☆☆☆☆

" وسیع علم "

س۔ سب سے زیادہ علم کس کا ہے؟

ج۔ سب سے زیادہ علم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علم کا کوئی احاطہ کر سکتا ہے؟

ج۔ کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

س۔ قیامت کے آنے کا علم کس کو ہے؟

ج۔ صرف اللہ تعالیٰ کو۔

س۔ کیا انبیاء اور فرشتوں کو بھی قیامت کا علم نہیں؟

ج۔ انبیاء اور فرشتوں کو بھی قیامت کا علم نہیں۔

س۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ کل کیا ہو گا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا۔

س۔ کیا کوئی ولی یا بزرگ یہ علم رکھتا ہے کہ بارش کب ہو گی؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی یہ علم نہیں رکھتا۔

س۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے؟

ج۔ نہیں۔ یہ علم بھی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

س۔ کیا کوئی نبی یا ولی اس بات کا علم رکھتا ہے کہ وہ کب اور کس سرزمین پر فوت ہو گا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی یہ علم نہیں رکھتا۔

”معجزہ دکھانا“

س۔ معجزہ کیا ہوتا ہے؟

ج۔ انبیاء کے ذریعے وہ کام جو عام لوگ نہ کر سکیں۔

س۔ معجزہ دکھانا کس کے اختیار میں ہوتا ہے؟

ج۔ معجزہ دکھانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ چاہے

دکھائے یا نہ دکھائے۔

س۔ معجزہ کس کے ہاتھ پر دکھایا جاتا ہے؟

ج۔ معجزہ انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ پر دکھایا جاتا ہے۔

س۔ معجزہ دکھانے کا کیا مقصد ہوتا ہے؟

ج۔ معجزے کا مقصد انبیاء کی صداقت ثابت کرنی ہوتی ہے۔

س۔ کیا معجزہ دکھانا انبیاء کے اختیار میں نہیں ہوتا؟

ج۔ معجزہ دکھانا انبیاء کے اختیار میں نہیں ہوتا۔

س۔ انبیاء کے مختلف معجزات بیان کریں۔

ج۔ موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا۔ دائیں ہاتھ کا چاند کی طرح روشن ہونا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات یہ ہیں کہ پیدائشی اندھے کو صحیح کر دینا۔ ابرص کے مریض کو شفایاب کرنا اور محمد ﷺ کے معجزات یہ ہیں قرآن معجزہ ہے کہ کوئی اس جیسا کلام نہ بنا سکے

آپ ﷺ کی انگلیوں سے چشمے پھوٹنا، تھوڑا کھانا پورے لشکر کو کافی ہونا، چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ۔

"کائنات کا انتظام"

س۔ کائنات کا انتظام کس نے سنبھال رکھا ہے؟

ج۔ کائنات کا انتظام اللہ تعالیٰ نے سنبھال رکھا ہے۔

س۔ آسمان کو کس نے تھام رکھا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو تھام رکھا ہے۔

س۔ زمین کو ہلنے سے کس نے محفوظ کر رکھا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہلنے سے محفوظ کر رکھا ہے۔

س۔ کیا اولیاء شہروں اور ملکوں کی حفاظت کرتے ہیں؟

ج۔ ایسا نظریہ رکھنا شرک ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ زلزلہ بھیجتا ہے تو کوئی زندہ یا مردہ اس کو نہیں روک سکتا۔

س۔ آندھیاں اور سیلاب کون بھیجتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ ہی تیز ہوائیں اور سیلاب بھیجتا ہے۔

س۔ کیا کوئی ولی یا قبر والا ان کو روک سکتا ہے؟

ج۔ کوئی زندہ یا مردہ بزرگ ان کو نہیں روک سکتا۔

س۔ سورج کو نکالنے والا اور اس کو گرمی عطا کرنے والا کون ہے؟

ج۔ اللہ تعالی۔

س۔ ٹھنڈی ہوائیں بھیجنے والا۔ بارش برسانے والا۔ مردہ زمین کو زندہ کر کے فصلیں اگانے والا۔ باغات میں پھل لانے والا کون ہے؟

ج۔ اللہ تعالی۔

س۔ سردی اور گرمی۔ بہار اور خزاں لانے والا کون ہے؟

ج۔ اللہ تعالی۔

س۔ آگ کو جلانے اور پانی کو آگ بجھانے کی صلاحیت دینے والا کون ہے؟

ج۔ اللہ تعالی۔

س۔ اگر اللہ تعالیٰ آگ کو نہ جلانے کا حکم دے تو کیا آگ نہیں جلائے گی؟

ج۔ ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں نے آگ میں ڈالا اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلانا تو آگ نے انہیں نہ جلایا اور آپ محفوظ رہے۔

"نسبت"

س۔ نسبت کس طرف کرنی چاہیے؟

ج۔ نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے یا اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی طرف کرنی چاہیے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا عبداللہ یا عبدالرحمٰن نام رکھنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کی طرف نسبت کرنا ہے۔

س۔ نبی ﷺ کی طرف نسبت کیسے کی جاتی ہے؟

ج۔ اپنے آپ کو محمدی کہلوانا۔

س۔ کیا اپنی نسبت پیروں کی طرف کر کے پیراں دتہ کہلوایا جاسکتا ہے؟

ج۔ ایسا کہلوانا شرک ہے۔ کیونکہ اولاد اللہ تعالی دیتا ہے پیر نہیں دے سکتے۔

س۔ کیا پیر بخش، نبی بخش نام رکھنے بھی صحیح نہیں؟

ج۔ پیر بخش یا نبی بخش نام رکھنے شرک ہیں کیونکہ نبی یا ولی میں بخشنے کی طاقت نہیں۔

”ریاکاری“

س۔ ریا کاری کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ ریا کاری کا مطلب دکھلاوا ہے۔

س۔ کیا دکھلاوے کے لئے عمل کرنے والا ریاکار ہوتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ وہ نماز اس لئے پڑھے کہ لوگ اسے نمازی کہیں، صدقہ وخیرات اس لئے کریں کہ لوگ اسے سخی کہیں جہاد

اس لئے کرے کہ لوگ اسے بہادر کہیں ایسے شخص کو ریا کار کہتے ہیں۔

س۔کیا ریاکار کو قیامت کے دن اس کے عمل کا ثواب ملے گا؟

ج۔ریاکار کو قیامت کے دن کسی عمل کا ثواب نہیں دیا جائے گا۔

س۔ریاکار کو اس کے اعمال کا ثواب کیوں نہیں دیا جائے گا

ج۔اس لئے کہ وہ لوگوں کے لئے اعمال کرتا تھا۔اللہ تعالی کی رضا کے لئے نہیں کرتا تھا۔

س۔ریاکاری کیا ہے؟

ج۔ریاکاری شرک اصغر ہے۔

”اللہ تعالی کا خوف امید اور توکل“

س۔اللہ تعالی کے خوف کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا۔

س۔ ہمیں دل میں کس کا خوف رکھنا چاہیے ؟

ج۔ ہمیں دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا چاہیے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے خوف کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے خوف کو تقوی کہتے ہیں۔

س۔ ہمیں کسی سے کیوں نہیں ڈرنا چاہیے ؟

ج۔ اس لئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے نہ بیماری دے سکتا ہے۔

س۔ ہمیں امید کس سے رکھنی چاہیے ؟

ج۔ اللہ تعالیٰ سے۔

س۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید کیوں رکھنی چاہیے ؟

ج۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی نفع دیتا ہے، وہی شفاء دیتا ہے وہی کامیابی عطا کرتا ہے وہی عزّت دیتا ہے۔

س۔ ہمیں توکل کس پر رکھنا چاہیے ؟

ج۔ ہمیں اللہ تعالی پر توکل کرنا چاہیے۔

س۔ توکل کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ توکل کا مطلب بھروسہ و اعتماد ہے۔

س۔ اللہ تعالی پر توکل کیوں کرنا چاہیے؟

ج۔ اللہ تعالی پر توکل اس لئے کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی کہتا ہے کہ اس ذات پر بھروسہ کرو جو زندہ ہے اور اس کو موت نہیں آئے گی۔

س۔ کیا پیروں اور بزرگوں سے خوف نہیں کھانا چاہیے؟

ج۔ پیر بزرگ کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے تو ان سے ڈرنا کیوں۔

س۔ کیا پیروں اور بزرگوں سے امید نہیں رکھنی چاہیے؟

ج۔ جب پیر بزرگ ہمیں کچھ دے نہیں سکتے تو ان سے امید رکھنے کا کیا فائدہ۔

س۔ کیا پیروں اور بزرگوں پر توکل نہیں کرنا چاہیے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا توکل کسی پر نہیں کرنا چاہیے ایسا کرنے والے ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

''غنی''

س۔ غنی کون ہوتا ہے؟

ج۔ جو کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

س۔ غنی کون ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے کیونکہ وہ کسی کا محتاج نہیں۔

س۔ اللہ تعالیٰ غنی کیسے ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں۔ اگر ساری مخلوق اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی حاجات پوری کر دے تو اس کے خزانوں میں کمی نہیں آئے گی۔

س۔ کیا ہم محتاج ہیں؟

ج۔ ہم سب محتاج ہیں۔

س۔ کیا انبیاء اور اولیاء بھی محتاج ہیں؟

ج۔ اولیاء اور انبیاء سب اللہ تعالی کی رحمت کے محتاج ہیں۔

س۔ انبیاء اور اولیاء محتاج کیسے ہو سکتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالی کے فضل کے تمام لوگ محتاج ہوتے ہیں۔ اسلئے ہم انبیاء کے لیے درود پڑھتے ہیں اور اولیاء کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

س۔ ہمیں اپنی ضروریات کس سے مانگنی چاہیے؟

ج۔ ہمیں اللہ تعالی سے اپنی ضروریات مانگنی چاہئیں۔ اس لئے کہ اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں۔

س۔ جو قبر والوں کے پاس مانگنے کے لئے جاتے ہیں کیا قبر والے ان کو دے سکتے ہیں؟

ج۔ قبر والے نہ سن سکتے ہیں اور نہ کچھ دے سکتے ہیں کیونکہ

ان کے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

" قانون ساز "

س۔ قانون ساز کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جو قانون بنائے۔

س۔ قانون کون بناتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ قانون بناتا ہے۔

س۔ کسی چیز کو حلال و حرام کرنے کا اختیار کس کو ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کو۔

س۔ نبی جو چیز حرام کرتا ہے۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے کہنے سے حرام کرتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کہنے سے حرام کرتا ہے۔

س۔ کیا انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے قانون کے پابند ہیں؟

ج۔ انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے قانون کے پابند ہیں۔

س۔ صرف اللہ تعالیٰ کو قانون بنانے کا حق کیوں ہے؟

ج۔ اس لئے کہ مخلوق اللہ تعالی کی ہے اور حکم بھی اللہ تعالی کا چلتا ہے۔

س۔ پارلیمنٹ کو قانون بنانے کا حق کیوں نہیں؟

ج۔ اس لئے کہ اللہ تعالی کا قانون مخلوق پر چلتا ہے۔ مخلوق کا قانون مخلوق پر نہیں چل سکتا۔

س۔ قرآن وحدیث کے مقابلے میں قانون بنانا کیسا ہے؟

ج۔ شرک۔ کفر اور ضلالت ہے۔

س۔ اگر قومی اسمبلی قرآن وحدیث کے مقابلے میں قانون بنائے؟

ج۔ ایسا کرنا شرک وکفر ہے۔

"قسم"

س۔ قسم کھانا کیسا ہے؟

ج۔ قسم کھانا اچھی بات نہیں۔

س۔ اگر قسم کھانا بہت ضروری ہو تو کس کی قسم کھانی

چاہیے؟

ج۔ اللہ تعالی کی۔

س۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی قسم کھانا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی قسم کھانا شرک اصغر ہے۔

س۔ کیا والدین کی قسم کھانا جائز ہے؟

ج۔ والدین کی قسم کھانا بھی ناجائز ہے۔

س۔ بعض لوگ اپنے محبوب یا اس کے سر کی قسم کھاتے ہیں؟

ج۔ ایسا کرنا بھی شرک اصغر ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی مختلف چیزوں کی قسم کھا سکتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالی مخلوق کی قسم کھا سکتا ہے۔

س۔ اللہ تعالی مخلوق کی قسم کیوں کھا سکتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالی جو چاہے کرتا ہے اسکو پوچھنے والا کوئی نہیں۔

”فرقہ بندی“

س۔ فرقہ بندی کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ فرقہ بنانا فرقہ بندی کہلاتا ہے۔

س۔ فرقہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ وہ جماعت یا گروہ جو اصل سے کٹ جائے فرقہ کہلاتا ہے۔

س۔ فرقہ بندی کیا ہے؟

ج۔ فرقہ بندی گمراہی ہے۔

س۔ گمراہ فرقے کون سے ہیں؟

ج۔ وہ جو قرآن و حدیث کے علاوہ کسی تیسری چیز کی طرف دعوت دیں۔

س۔ گمراہ فرقے کی نشانی کیا ہے؟

ج۔ وہ فرقہ جس کی اصل نبی کریم ﷺ کے دور میں نہ ہو۔

س۔ کسی امام یا بزرگ کے نام پر جماعت بنانا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالی نے فرقے بنانے سے منع فرمایا ہے۔

س۔ جماعت حقہ کون سی ہے؟

ج۔ وہ جو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں موجود تھی۔

س۔ جماعت حقہ کی نشانی کیا ہے؟

ج۔ وہ جماعت قرآن وحدیث پر عمل کرتی ہے۔

”جادو“

س۔ جادو کیا ہے؟

ج۔ جادو شیطانی عمل ہے؟

س۔ شیطانی عمل کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ شیطان اپنے ساتھیوں کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔

س۔ جادو کرنا کیسا ہے؟

ج۔ جادو کرنا کفر ہے۔

س۔ کیا جادو کا اثر ہو جاتا ہے؟

ج۔ جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔

س۔ کیا نیک لوگوں پر جادو کا اثر ہو جاتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ نبی اکرم ﷺ پر بھی جادو کا اثر ہو گیا تھا۔ جو یہودیوں نے کیا تھا۔

س۔ جادو کا اثر کس طریقے سے دور ہوتا ہے؟

ج۔ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یا دوسری دعائیں پڑھنے سے جادو کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

س۔ کیا آیۃ الکرسی پڑھنے سے بھی شیطان کا اثر ختم ہو جاتا ہے؟

ج۔ آیۃ الکرسی پڑھنے سے بھی شیطان کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

"اطاعت"

س۔ ہم پر کس کی اطاعت کرنا فرض ہے؟

ج۔ ہم پر اللہ تعالی، اس کے رسول اور خلیفہ کی اطاعت کرنا فرض ہے۔

س۔ کیا خلیفہ کی اطاعت بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی طرح ہے؟

ج۔ ہاں۔ لیکن جب تک وہ قرآن و حدیث کے خلاف بات نہ کہے۔

س۔ غیر مشروط اطاعت کس کی کرنی چاہیے؟

ج۔ غیر مشروط اطاعت صرف اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی کرنی چاہیے۔

س۔ کیا والدین کی اطاعت بھی غیر مشروط ہے؟

ج۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے علاوہ سب کی اطاعت مشروط ہے کہ جب تک وہ قرآن و حدیث کے خلاف بات نہ کہیں ان کی اطاعت کریں۔

س۔ کیا ہمیں قرآن وحدیث کے مقابلے میں امام کی بات ماننی چاہیے؟

ج۔ ایسا کرنا حرام ہے۔

س۔ کیا ہمیں قرآن وحدیث کے مقابلے میں لوگوں کی بات یا رسم ورواج پر عمل کرنا چاہیے؟

ج۔ ایسا کرنا گناہ ہے بلکہ ہمیں رسم و رواج کو ترک کر کے قرآن وحدیث پر عمل کرنا چاہیے۔

"ھدایت"

س۔ ھدایت کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ ھدایت کا معنی سیدھا راستہ دکھانا چلانا اور ثابت قدم رکھنا ہے۔

س۔ ہدایت دینا کس کے اختیار میں ہے؟

ج۔ ہدایت دینا اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔

س۔ کیا ہدایت دینا اللہ تعالی کے رسول ﷺ کے اختیار

میں بھی نہیں؟

ج۔ اگر ہدایت دینا رسول ﷺ کے اختیار میں ہوتا تو آپ اپنے رشتہ داروں خاص طور پر اپنے چچا ابو طالب کو ضرور ہدایت دے دیتے۔

س۔ راستہ دکھانے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ راستہ دکھانے کا مطلب مسلمان بنانا ہے۔

س۔ راستہ چلانے کا مطلب کیا ہے؟

ج۔ زندگی بھر اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرنا ہے۔

س۔ ہدایت پر ثابت قدم رکھنے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ ہدایت پر ثابت قدم رکھنے کا مطلب اسلام کی حالت میں موت آنا ہے۔

"شافی"

س۔ شافی کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ شفاء دینے والا۔

س۔شفاء دینے والا کون ہے؟

ج۔شفاء دینے والا اللہ تعالی ہے۔

س۔اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور شفاء دے سکتا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور شفاء نہیں دے سکتا۔

س۔کیا قبر کی مٹی کھانے سے شفاء مل جاتی ہے؟

ج۔قبر کی مٹی کھانے سے بیماری ملتی ہے شفاء نہیں۔

س۔اللہ تعالی شفاء نہ دینا چاہے تو کیا ڈاکٹر اور حکیم کی دوائی سے آرام آجائے گا۔

ج۔جب تک اللہ تعالی نہ چاہے آرام نہیں آئے گا۔

س۔انبیاء کس سے شفاء طلب کرتے تھے؟

ج۔اللہ تعالی سے۔

س۔کیا پیروں فقیروں کے ہاتھ میں شفاء ہے؟

ج۔کسی کے ہاتھ میں شفاء نہیں ہے۔

س۔کیا مزاروں پر منتیں مانگنے اور وہاں کے طواف کرنے

سے شفا مل جاتی ہے؟

ج۔ یہ شرکیہ کام ہیں اس طرح گناہ تو ملتا ہے شفاء نہیں۔

”اولاد دینا“

س۔ اولاد کون دیتا ہے؟

ج۔ اولاد اللہ تعالی دیتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے جس کو چاہے لڑکیاں دیتا ہے۔ جس کو چاہے ملے جلے دیتا ہے۔ اور جس کو چاہے کچھ بھی نہیں دیتا۔

س۔ کیا قبر والے اولیاء اولاد نہیں دے سکتے؟

ج۔ قبر والے اولیاء کسی کو کچھ بھی نہیں دے سکتے۔

س۔ کیا انبیاء بھی اولاد نہیں دے سکتے؟

ج۔ انبیاء بھی کسی کو اولاد نہیں دے سکتے۔

س۔ انبیاء کس سے اولاد مانگتے تھے؟

ج۔ اللہ تعالی سے۔

س۔ ایسے انبیاء کا نام بتلائیں جنہیں اللہ تعالی نے بڑھاپے

میں اولاد دی؟

ج۔ ابراہیم علیہ السلام، زکریا علیہ السلام۔

س۔ اللہ تعالی نے کس کو بغیر شوہر کے اولاد دی؟

ج۔ مریم علیہا السلام کو۔

س۔ بغیر ماں باپ کے اللہ تعالی نے کس کو پیدا کیا؟

ج۔ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو۔

☆☆☆☆☆

"آخرت کا دن"

س۔ آخرت کے دن سے کیا مراد ہے؟

ج۔ جس دن قیامت قائم ہوگی اور حساب ہوگا۔ نیک لوگ جنّت میں جائیں گے اور برے لوگ جہنم میں جائیں گے۔

س۔ کیا قیامت کے دن رشتہ داری کام نہیں آئے گی؟

ج۔ قیامت کے دن نہ رشتہ داری کام آئے گی اور نہ ہی دوستی وغیرہ۔

س۔ قیامت کے دن فیصلے کیسے ہوں گے ؟

ج۔ جس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنّت میں جائے گا اور جس کے نامہ اعمال میں برائیاں زیادہ ہوں گی وہ جہنم میں جائے گا۔

س۔ کیا انبیاء بھی اپنے رشتہ داروں کے کام نہیں آئیں گے؟

ج۔ انبیاء بھی اپنے رشتہ داروں کے کام نہیں آسکیں گے۔

س۔ کس نبی کا باپ جہنم میں جائے گا؟

ج۔ ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر جہنم میں جائے گا۔

س۔ کس نبی کا بیٹا جہنم میں جائے گا؟

ج۔ نوح علیہ السلام کا۔

س۔ کس نبی کی بیوی جہنم میں جائے گی؟

ج۔ لوط علیہ السلام کی۔

ج۔ محمد ﷺ کا۔

"قبر"

س۔ قبر کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جس گڑھے میں انسان کو مرنے کے بعد دفن کیا جاتا ہے۔ اسے قبر کہتے ہیں۔

س۔ کیا قبر میں مردے کو زندہ کیا جاتا ہے؟

ج۔ قبر میں مردے کو زندہ کیا جاتا ہے لیکن اس کی زندگی برزخی ہوتی ہے اس کا دنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا

س۔ برزخی زندگی کب تک رہتی ہے؟

ج۔ مرنے کے بعد قیامت تک۔

س۔ کیا قبر میں فرشتے سوال و جواب کرتے ہیں؟

ج۔ ہاں۔ فرشتے قبر میں سوال و جواب کرتے ہیں۔

س۔ کیا قبر میں سزا یا جزا ملتی ہے؟

ج۔ برے لوگوں کو سزا ملتی ہے اور نیک لوگوں کو جزا ملتی

ہے۔

س۔ کیا قبر والے کی چیخ و پکار انسان سنتا ہے؟

ج۔ مردے کی چیخ و پکار انسان اور جنوں کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔

س۔ قبر میں کتنے سوال ہوتے ہیں؟

ج۔ تین سوال۔

س۔ قبر میں کون سے سوال ہوتے ہیں؟

ج۔ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟

”شیطان“

س۔ شیطان کون ہے؟

ج۔ شیطان انسان کا دشمن ہے۔

س۔ شیطان کیا کرتا ہے؟

ج۔ انسان کو برائی کی تعلیم دیتا ہے۔

س۔ شیطان نے آدم علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا؟

ج۔ شیطان نے آدم علیہ السلام کو بہلا پھسلا کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروا دی اور آدم علیہ السلام کو جنّت سے نکلوا دیا

س۔ کیا ہم شیطان کو دیکھ سکتے ہیں؟

ج۔ ہم شیطان کو نہیں دیکھ سکتے کیونکہ وہ جنّوں میں سے ہے۔

س۔ شیطان ہمیں کیسے گمراہ کرتا ہے؟

ج۔ وہ ہمارے دل میں گندے خیالات ڈالتا ہے۔

س۔ کیا شیطان فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا؟

ج۔ شیطان فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا۔

س۔ شیطان کو جنّت سے کیوں نکالا گیا؟

ج۔ اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

س۔ کیا آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالی نے جنّت سے نکال دیا تھا؟

ج۔ آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالی نے جنّت سے نکال دیا تھا۔

س۔ آدم علیہ السلام کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

ج۔ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے کچھ کلمات سیکھے تو اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔

س۔ کیا آدم علیہ السلام نے محمد ﷺ کے واسطے یا وسیلے سے دعا کی تھی؟

ج۔ ایسا کہنا جھوٹ ہے۔

س۔ وہ کلمات کیا تھے؟ جن سے آدم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی؟

ج۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں

گے۔

"تقدیر"

س۔ تقدیر کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ تقدیر کا مطلب قسمت ہے جو اللہ تعالی نے لکھ دی ہے۔

س۔ کیا جو کچھ ہماری قسمت میں لکھ دیا گیا ہے ہم نے وہی کرنا ہے؟

ج۔ ہاں انسان وہی کچھ کرے گا اور اس کو وہی کچھ ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

س۔ کیا انسان تقدیر کے ہاتھوں مجبور ہے؟

ج۔ انسان مجبور نہیں ہے بلکہ تقدیر اللہ تعالی کا علم ہے۔ اللہ تعالی نے وہ سب لکھ دیا ہے جو کچھ انسان نے کرنا تھا۔

س۔ جب سب کچھ لکھ دیا گیا ہے تو پھر محنت کرنے کا کیا فائدہ؟

ج۔ محنت کرنا ضروری ہے۔

" آسمانی کتابیں "

س۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے انسانوں کی ہدایت کیلئے کتابیں اتاری ہیں؟

ج۔ جی ہاں۔

س۔ ان کتابوں کے نام لیجئے؟

ج۔ صحف ابراہیم۔ صحف موسیٰ۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ قرآن پاک۔

س۔ صحف ابراہیم کس پر اترے؟

ج۔ ابراہیم علیہ السلام پر۔

س۔ تورات کس پر اتری؟

ج۔ موسیٰ علیہ السلام پر

س۔ زبور کس نبی پر اتری؟

ج۔ داؤد علیہ السلام پر۔

س۔ انجیل کس نبی پر اتری؟

ج۔ عیسیٰ علیہ السلام پر۔

س۔ قرآن کس نبی پر اترا؟

ج۔ محمد ﷺ پر۔

س۔ کیا ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے؟

ج۔ ہاں تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

س۔ کیا ان کتابوں پر اب عمل کرنا بھی ضروری ہے؟

ج۔ قرآن کے علاوہ تمام کتابیں منسوخ ہو گئیں ہیں اس لئے ان پر عمل کرنا جائز نہیں۔

س۔ کیا ان کتابوں کو بدل دیا گیا ہے؟

ج۔ ہاں پہلی امتوں نے ان کتابوں میں تبدیلی کر دی تھی۔

س۔ کیا قرآن میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے؟

ج۔ قرآن میں تبدیلی نا ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے۔

س۔ تو آج کے دور میں کن کتابوں پر عمل کیا جائے؟

ج۔اب قیامت تک قرآن پاک اور احادیث مبارکہ پر عمل کیا جائے گا۔

س۔ قرآن تو وحی الٰہی مگر حدیث کو تو وہ مقام حاصل نہیں

ج۔ قرآن پاک کی طرح احادیث بھی وحی الٰہی ہیں۔
قرآن وحی متلو ہے اور احادیث وحی غیر متلو ہے۔

س۔ تو کیا احادیث مبارکہ کے بغیر ہمارا دین مکمل نہ ہو گا؟

ج۔ بالکل نہیں قرآن کی طرح احادیث بھی دین کی بنیاد ہیں

س۔ لیکن احادیث میں تو بڑا تغیّر پایا جاتا ہے کوئی غریب ہے۔ کوئی ضعیف ہے اور کوئی صحیح ہے۔ اس طرح بہت سے درجے پائے جاتے ہیں۔

ج۔ صحیح احادیث اسلام کی بنیاد ہیں اور انہیں کوئی بدل نہیں سکتا۔

س۔ وہ کیوں ؟

ج۔ وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کی حفاظت کا بھی ذمہ لیا ہے۔

س۔ وحی متلو کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ وہ وحی جس کی نماز میں تلاوت کی جائے۔ جیسے قرآن پاک۔

س۔ وحی غیر متلو کسے کہتے ہیں؟

ج۔ وہ وحی جس کی نماز میں تلاوت نہ کی جائے۔ جیسے احادیث مبارکہ۔

"وحدۃ الوجود"

س۔ وحدۃ الوجود کا کیا مطلب ہے ؟

ج۔ وحدۃ الوجود کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کا وجود یعنی جسم ہیں۔

س۔ ایسا نظریہ رکھنا کیسا ہے ؟

ج۔ایسا نظریہ رکھنا شرک ہے۔

س۔اللہ تعالی نے کس نبی کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا؟

ج۔ آدم علیہ السلام کو۔

س۔ آدم علیہ السلام کی بیوی حوا علیہا السلام کو کیسے پیدا کیا؟

ج۔ آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے۔

س۔ باقی تمام انسان کس کی اولاد ہیں؟

ج۔ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

س۔اللہ تعالی اور انسانوں میں کیا فرق ہے؟

ج۔اللہ تعالی خالق ہے اور انسان مخلوق اللہ تعالی مالک ہے اور انسان مملوک۔اللہ تعالی رازق ہے اور انسان مرزوق۔انسان عابد ہے اور اللہ تعالی معبود لہذا اللہ تعالی اور انسان کو ایک سمجھنا کفر و شرک ہے۔

”دین اسلام“

س۔ دین اسلام کا کیا معنی ہے؟

ج۔ دین اسلام کا معنی سلامتی کا دین ہے۔

س۔ اللہ تعالی نے ہمارے لئے کس دین کو پسند کیا؟

ج۔ اللہ تعالی نے ہمارے لئے اسلام کو پسند کیا۔

س۔ اللہ تعالی نے محمد ﷺ پر کس دین کو مکمل کیا؟

ج۔ دین اسلام کو۔

س۔ اللہ تعالی قیامت کے دن کس دین کو قبول کرے گا؟

ج۔ دین اسلام کو۔

س۔ دین اسلام کے اجزاء کون سے ہیں؟

ج۔ توحید اور رسالت۔

س۔ دین اسلام کن چیزوں کا مجموعہ ہے؟

ج۔ قرآن اور حدیث کا۔

س۔ دین اسلام کی تعریف کیا ہے؟

ج۔ توحید کا اقرار اور اس دور کے نبی کی پیروی

کرنے کو اسلام کہتے ہیں۔

س۔ آج کے دور میں دین اسلام کی کیا تعریف ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کی توحید کو ماننا اور محمد ﷺ کی پیروی کرنا اسلام ہے۔

س۔ کیا قیامت کے دن اللہ تعالی دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو قبول کرے گا؟

ج۔ اللہ تعالی قیامت کے دن دین اسلام کے علاوہ کسی دین کو قبول نہیں کرے گا۔

س۔ نبی ﷺ کس چیز کو ہمارے لئے چھوڑ کر گئے؟

ج۔ قرآن اور حدیث کو۔

س۔ کیا آج کے دور میں تورات اور انجیل پر عمل کرنا جائز ہے؟

ج۔ قرآن و حدیث کی بجائے تورات اور انجیل پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

هيا نتعلم العقيدة

تأليف

سيد طالب الرحمن

الناشر

دار البيان

تحت إشراف

المعهد الإسلامي للدراسات الإسلامية والعصرية

إسلام آباد

ردمك: ٩٩٦٠-٣١-٦٩٧-٧